رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷
۹۶
Digitized by Khilafat Library

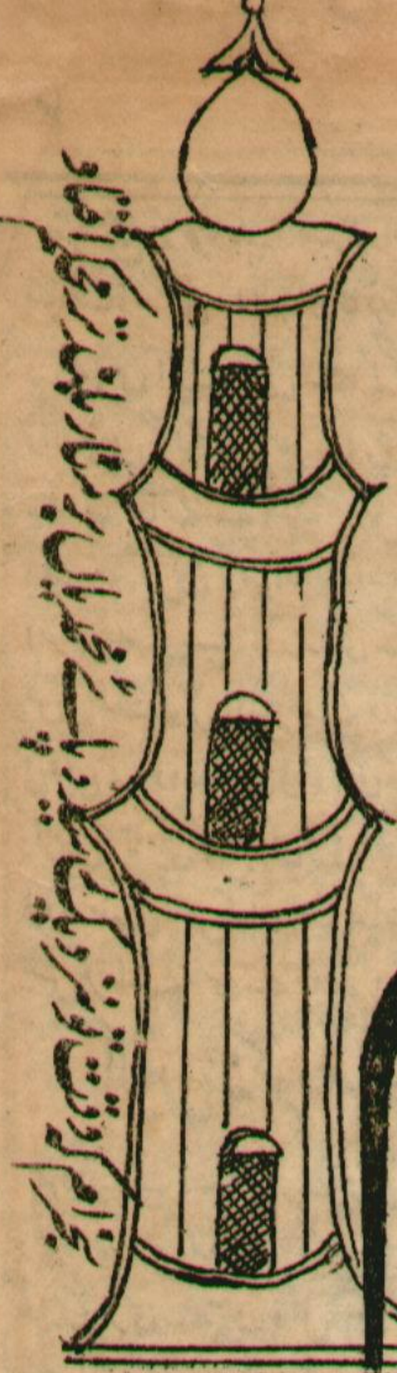

بدر

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
(۱) عوام سے ۴؍ خواص سے ۸؍
ہندوستان سے باہر ۱۰؍
غیر مذاہب و غیر مستطیع احباب سے ۱۲؍

چہ گویم با تو در آئی چہا در قادیان بینی | (ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی) | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۷ | مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ہجری | نمبر ۲۶

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

(بار ثانی)

قرآن شریف جو ہمارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہے ہمیں ہدایت کرتا ہے :-

یا یھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین۔

مومنو تقوا اختیار کرو اور اس حصول تقویٰ کی ایک کلید یہ ہے کہ تم صادقوں کی معیت اختیار کرو۔

ایک صادق کی صحبت انسان کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جس کا دوسروں کو علم ہی نہیں ہو سکتا اس لئے یہ مسئلہ تمام اقوام عالم میں کسی نہ کسی رنگ میں سلم ہے کہ **صحبت را اثر**۔

دنیا میں بہترین راستباز اور تاثیر آفرین صادق خدا تعالےٰ کے مامور اور ان کے جانشین ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں جس گروہ نے اپنی عمریں بسر کیں۔ انہوں نے جو تبدیلی حاصل کی۔ اس کی نظیر زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ یقینی امر ہے۔ ہاں مشاہدہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے بے پرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں ان کے علوم و فنون ان کو گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات سے ہرگز نجات نہیں دلا سکتے۔ اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے۔ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو ان کے صندوقوں میں بند ہو۔ یا اپنے ان مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں۔ ہرگز ان کو ایسا یقین خدا پر نہیں ہوتا۔ وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک مہلک زہر ہے۔ لیکن گناہوں کے زہر سے نہیں ڈرتے۔ حالانکہ ہر روز قرآن شریف میں پڑھتے ہیں انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔

ان حالات میں یہ ضروری امر ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زندہ اور گناہ سوز ایمان حاصل کرنے کے لئے صادقوں کی صحبت ضروری بلکہ لازمی چیز ہے اور بدوں اس کے انسانی زندگی کا مقصد اور غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک صادق ہمیں عطا فرمایا۔ جن کو توفیق ملی انہوں نے اسکے ساتھ پیوند حاصل کیا اور پھر اس پر ترقی کر کے اس کی صحبت کا فیض اپنے اپنے ظرف اور استعداد کے موافق لیا اب اس کا جانشین اور قایم مقام ہم میں موجود ہے۔ اسکی پیرانہ سالی اور آئے دن بعض بیماریوں کے حملوں نے مجھے تحریک کی اور زبردست تحریک کی کہ میں اپنے احباب کو ایک پیام پہونچاؤں اور دردناک الفاظ میں انہیں پکار کر کہوں۔

بشتاب اگر اہل دلی دریاب گر صاحب دلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین قرآن مجید کے درس کے بعد حدیث کا درس دینے لگے۔ احادیث پڑھ رہے تھے کہ آپ کی آواز میں ضعف اور کمزوری شروع ہو گئی۔ اور چہرہ پر ایک زردی آتی گئی۔ حالت سے ایک رقت کی نمایاں تھی۔ سامعین حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ کیا ہو رہا ہے۔ خود حضرت امیر المومنین اس قدر جلدی اور تیزی کر رہے تھے کہ گویا سکرات موت میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ بہت جلد اپنے محبوب و آقا کی باتیں بہم پہنچا دیں۔ ٹھیک اسی طرح پر آپ اس کام میں مصروف تھے۔ جس طرح پر ایک فوج کا کمانڈر میدان جنگ میں اپنے ملک اور اہل ملک کی حفاظت میں آخری وقت میں جوش ظاہر کرتا ہے۔ لیکن آخر طاقت نے جواب دیدیا۔ اور آپ بیتاب ہو کر چلے۔ اس کے بعد آپ پر ضعف و نقاہت کا سخت حملہ ہوا۔ اس وقت مجھے اس بیماری کی نسبت کیفیت لکھنی مقصود نہیں بلکہ میں اس درد دل کا اظہار کرتا ہوں۔ جو اسی حالت کو دیکھ کر پیدا ہوا۔ اور اس درد نے مجھے اس آرٹیکل کی تحریک کی۔

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کو ہم نہایت مبارک اور تسلی و اطمینان کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس دور مہدی میں ایسے خوش تھے کہ گویا یہ سایہ سر سے کبھی اٹھنے والا نہیں مگر یکایک ہمیں داغ یتیمی دیکھنا نصیب ہوا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری دستگیری کی کہ ایک صدیق کو کھڑا کر دیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بھی عمر کے آخری حصہ میں ہے اور بیماری کے اس پر متواتر حملے ہوتے ہیں جو نعمت نور الدین کے ذریعہ ہمیں ملی ہے ہم نے اس کی ابھی تک وہ قدر نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی میں دوسروں کا ذکر نہیں کرتا اپنی کہتا ہوں کہ فی الحقیقت میں نے تو اس چشمہ کی طرف منہ بھی نہیں کیا جو آب حیات کا وہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اس لئے دوستو!

اگر من نہ کردم شما حذر کنید

ہم دن رات دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود اور نافع الناس وجود کو ہم پر بہت دنوں تک قائم رکھے مگر اس بیماری سے ہمیں غافل نہیں ہونا چاہیئے جو ہمیں اس سے الگ کر دے گی۔

دل میں ایک درد اٹھے آنکھ میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

ابو البشر اور ابو الملۃ علیہ السلام اور سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بزرگ اٹھ گئے تو کسی اور کی کیا ہستی ہے یہ زمانہ بھی کسی قدر لمبا ہو پھر بھی کم ہے اور زندگی کا ہر سانس اجل سے ساعت ہمیں اس کے قریب کر رہا ہے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ وہ

قادیان میں اپنی آمد و رفت کے سلسلہ کو وسیع

کر دیں۔ اور قادیان میں اقامت کے زمانہ کو دراز کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہ کر اس مقصد کو حاصل کریں جو وہ لیکر آیا ہے یہ زمانہ پھر آنیکا نہیں۔ بڑے بڑے عالم۔ بڑے بڑے طبیب اور قرآن دان بھی ہوں گے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ

نور الدین نہ ہوگا!

وہ درد وہ تڑپ اور خیر خواہی کا جوش جو اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں رکھا ہے وہ نہیں ملیگا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ تم اس زمانہ کو یاد کرو۔ اس کی قدر کرو۔ وہ تم سے تمہارے سلام کا بھی خواہشمند نہیں ہاں یہ چاہتا ہے تمہارا بھلا ہو تم کو دین پہونچے اور تمہاری عملی اصلاح ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن مجید کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن شریف ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدائتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن شریف نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھیرایا گیا۔ اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا تو خدا تعالیٰ قادر تھا کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن شریف لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہو جاتا مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن شریف کو دنیا میں انسانوں کے ہاتھ بھیجا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے صحیح مفہوم اور عملی روح کو حاصل کرنے کے لئے اس معلم الکتاب کی تلاش میں رہو جس کی تفسیر کو خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نے لکھا ہے کہ آسمانی تفسیر ہے۔

غرض میں نے اس خیال سے کہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ پسند کیا کہ احباب کو اس نعمت کی قدر سے باخبر کر دوں۔ میں خود خدا کے فضل و کرم سے یہ ارادہ کرتا ہوں کہ تا وقتیکہ کوئی اشد ضرورت پیش نہ آئے۔ جس کے لئے مجھے قادیان سے باہر جانا پڑے میں آج کے بعد قادیان سے نکلنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بہت جلد جلد قادیان آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں زیادہ دیر تک رہنے کا انتظام کریں۔ جن کو موقع مل سکتا ہے وہ ضرور لمبے عرصہ کے لئے یہاں آئیں اور بار بار آئیں۔ میں نے اس پیغام کو آپ تک پہونچا دیا ہے اور پھر کہتا ہوں۔

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را!

مختصر نوٹ

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

ناظرین و سرپرستان

الحکم اس خبر کو نہایت مسرت اور اطمینان سے پڑھیں گے کہ الحکم کی باقاعدہ اشاعت کیطرف حضرت امیر المومنین کو خصوصیت سے توجہ ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین اس کی بہتری اور بہبودی کے لئے قوم کو توجہ دلائیں گے۔ اس کی اعانت ناہموار کی مد میں آپ نے پانچ روپیہ ماہوار کا ایک حصہ لیا ہے۔ اور اس نیک تحریک کے ساتھ جناب نواب سید محمد رضوی صاحب اور حافظ مولوی غلام رسول صاحب سپرنٹنڈنٹ ماسٹر نے بھی پانچ پانچ روپیہ ماہوار کی اعانت منظور فرمائی۔ ایسا ہی الحکم آنریری مخلص سرپرست بابو محمد حسن صاحب میٹ انجینئر نے بھی شمولیت فرمائی ہے۔ میں ان تمام مخلص سرپرستوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش نیکی کی توفیق دے آمین میں یقین کرتا ہوں کہ جب حضرت امیر المومنین نے اس طرف توجہ فرمائی تو وہ وقت قریب ہے کہ اس کی باقاعدہ اشاعت قوم و ملک کے لئے بابرکت ہو امید ہے کہ دوسرے بھائی قبل اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے تحریک شائع ہو۔ اس میں شامل ہو کر۔ حضرت کی دعاؤں کا ہدیہ لینگے اور سابق بالخیرات ٹھیریں گے جب تک پورا انتظام جیسا کہ حضرت امیر المومنین چاہتے ہیں نہ ہو جاوے میں اس کی باقاعدہ اشاعت کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز الحکم بند نہیں ہوگا۔

مذہبی اخبارات توجہ کریں

ہز اونر نے ۱۹ ستمبر کو تقریر افتتاح کونسل کے وقت کی ہے۔ اس میں مذہبی اخبارات کے رویہ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ مذہبی اخبارات کے لئے قابل غور اور واجب العمل ہیں۔ اس قسم کے مضامین سے جو دوسرے مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں پر ہتک آمیز نکتہ چینی اور دل آزاری کا رنگ رکھتی ہو پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور حقیقی مذہب کا یہ کام نہیں کہ وہ دوسروں کو گالیاں دینے کی تعلیم دے۔ مذہب حفظ لسان کی تعلیم اور تہذیب اخلاق کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جہاں صداقت اور معارف کا حصہ نہ دیا گیا ہو وہاں دل آزار نکتہ چینی کے سوا ہو کیا سکتا ہے احمدی سلسلے کے مقدس و محترم بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شرارت کو روکنے کے لئے ایک مفید اور بابرکت تحریک کی تھی مگر اس وقت نہ تو گورنمنٹ نے ہی خیال کیا۔ اور دوسرے مذہب کے لیڈروں نے پروا کی ورنہ آج پنجاب گورنمنٹ کو اس شکایت کی ضرورت نہ ہوتی۔

بہر حال بفضلہ تعالیٰ ہم عصر الفضل۔ جو حضرت مسیح موعود کی تمام بابرکت اور امن تحریکوں کی تجدید و تائید کے لئے جاری ہوا ہے۔ اور جسنے اپنے چھوٹی سی عمر میں گورنمنٹ اور اہل ملک کی بے نظیر خدمت کی ہے) نے اس تحریک کو پھر زندہ کیا ہے اور بہت جلد وہ اس پر ایک عملی سکیم پیش کرنے والا ہے یہ وقت ہے کہ تمام وہ لوگ جو ملک میں امن اور سلامتی کے خواہشمند ہیں اس تحریک کو لبیک کہیں اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ملکر اسے کامیاب بنائیں۔

انارکسٹانہ جرائم

افسوس کہ پے در پے حادثے انارکسٹانہ جرائم کے ظہور میں ہوئے ہیں۔ اس قسم کی حرکات تعلیم یافتہ جماعت کے چہرہ پر ایک بدنما داغ ہیں۔ بنگالی نوجوان قتل و غارت کی وارداتوں سے اپنی قوم کو بدنام نہ کریں۔ لارڈ کارمیکائیل جیسے شریف الطبع اور ہمدرد حکمران کے عہد میں ایسا واقعہ نہایت شرمناک ہے۔ گورنمنٹ اپنی کوششوں سے ایسے لوگوں کا پتہ لگانے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اہل ملک اسکی مدد نہ کریں۔ لاہور کے حادثہ بم کے متعلق میں نے ایک چٹھی شائع کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ انارکی کے استیصال کے لئے ایک باقاعدہ انجمن کی ضرورت ہے۔ جس کی شاخیں دیہات میں بھی پھیلا دی جائیں۔ جب تک اس قسم کی باقاعدہ انجمن نہ ہوگی مجھے اس بلا کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔

مبارک ہے احمدی قوم جسے خفیہ سوسائٹیوں سے الگ رہنے کی ہر روز تعلیم دیجاتی ہے۔

پیغام صلح کے مضمون پر ضمانت ضبط

یہ نہایت افسوس اور رنجدہ بات ہے کہ لاہور کے جدید اخبار پیغام صلح کے ایک مضمون "ارجن" کا چیلنج منظور کیوجہ سے رفاہ عام پریس کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے یہ امر اس لئے بھی قابل افسوس نہیں کہ اس اخبار کو لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ازراہ عطوفت اور اس حسن ظنی کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق رکھتے ہیں ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا تھا بلکہ اس لئے بھی قابل افسوس ہے کہ یہ اخبار احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمیں گورنمنٹ کی کوئی شکایت نہیں اور نہ اسکے مصالح ملکی میں دخل دینا ہمارا منصب ہے لیکن ہم نہایت ادب سے یہ کہنے کی جرات کرنا چاہتے ہیں کہ جس مضمون پر ضبطی ضمانت عمل میں آئی ہے وہ ان تمام تحریروں کے مقابلہ میں جو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف آرین لٹریچر میں موجود ہیں نہایت نرم اور شریفانہ رنگ میں لکھا گیا ہے اور اس قابل ہے کہ ہماری بیدار مغز گورنمنٹ اسپر نظر ثانی فرمائے میں اس امر کے اظہار میں بھی کوئی مضائقہ نہیں پاتا اور لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب پر یہ امر اخبار مذکور کے پبلشر کیطرف سے کھولدیا گیا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح کبھی ایسی تحریر کو پسند نہیں کرتے چنانچہ حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین نے اپنے مذہبی اثر سے کام لے کر مالکان و کارپردازان اخبار مذکور کو مناسب ہدایت و تنبیہ کی ہے اور یہ تنبیہ اس قانونی اثر سے بھی زیادہ موثر ہے احمدی پریس آجتک نہایت اعتدال اور دانشمندی سے چلایا جاتا ہے حضرت امام کے روزانہ درس میں یہ تعلیم داخل ہے کہ مخفی سوسائٹیوں سے الگ رہو۔ پولیٹکل جلسوں اور جوشیلی تحریروں اور تقریروں میں حصہ نہ لو گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری میں نمونہ دکھاؤ۔ دنیا میں نافع الناس بنو پس پیغام صلح کے اس مضمون کے متعلق ہر چہ سلسلہ ذمہ دار نہیں اور حضرت امام اسے پسند نہیں کرتے لیکن یہ گذارش کرنا بے موقع نہیں کہ وہ مضمون دماغی ہے ابتدائی نہیں اور آرین لٹریچر میں اس سے زیادہ سختیاں موجود ہیں

اسلئے اگر گورنمنٹ محض ہدایت کو کافی سمجھے تو اسکے شایان شان ہے ورنہ اپنا تو یہ عمل ہے

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مسلمانوں کو کانگرس میں شمولیت کا سبق

حریت پسند اور حزب الاحرار کے حامی مسلمان اخبار نویس کہلم کہلا مسلمانوں کو کانگرس میں شمولیت کا سبق دینے لگے ہیں بحالیکہ مسلم لیگ کو قائم کرتے وقت یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ ہمیں اپنی شخصیت اور قومیت کو قائم رکھنے اور اپنی قوم کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ کانسٹیٹیوشن کیضرورت ہے مگر اب خدا جانے وہ کیا اسباب پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو ہندو میجارٹی میں جذب ہو جانے کا وعظ کہا جاتا ہے ایسی باتیں قومی حمیت و حس کو باطل کر دیتی ہیں مسلمانوں کو کبھی کانگرس میں شریک نہیں ہونا چاہیے اسکے نتائج قوم و ملت کے لئے کبھی مفید اور بابرکت نہیں ہو سکتے۔

انارکسٹانہ جرائم

افسوس ہے کہ پھر دو حادثے انارکسٹانہ جرائم کے بنگال میں ہوئے ہیں اس قسم کی حرکات تعلیم یافتہ جماعت کے چہرہ پر ایک بدنما داغ ہیں بنگالی نوجوان قتل و غارت کی وارداتوں سے اپنی قوم کو بدنام نہ کریں لارڈ کارمیکائیل جیسے شریف الطبع اور ہمدرد حکمران کے عہد میں ایسا واقعہ نہایت شرم ناک ہے گورنمنٹ اپنی کوششوں سے ایسے لوگوں کا پتہ لگانے میں اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اہل ملک اسکی مدد نہ کرے لاہور کے حادثہ بمب کے متعلق میں نے ایک چھٹی شائع کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ انارکی کے استیصال کے لئے ایک باقاعدہ انجمن کیضرورت ہے جسکی شاخیں دیہات میں بھی پھیلا دی جائیں جب تک اس قسم کی ایک باقاعدہ انجمن نہ ہو گی مجھے اس بلا کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی مبارک ہے احمدی قوم جسے خفیہ سوسائٹیوں سے الگ رہنے کی ہر روز تعلیم دی جاتی ہے

مسلمانان ہند گمراہ ہو رہے ہیں!

مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر کوئی دردمند دل ایسا نہیں جو افسوس اور رنج کے جذبات سے اثر پذیر نہ ہو دنیا کے ہر حصہ میں وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے ہیں بلکہ ہر قسم کی پستی اور ذلت انکے شامل حال ہے جہاں وہ حاکم ہیں وہاں ان میں ضعف اور کمزوری اور اخلاقی اور مذہبی بے پرواہی پائی جاتی ہے اور جہاں محکوم ہیں وہاں ان کی ذلت و خواری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا یہ حالت کیوں ہے؟ اس کے اسباب اور پہلوؤں پر مختلف بحثیں ہوئی اور ہوتی رہیں گی مگر قوموں کے عروج و اقبال اور ادبار و زوال کا راز قرآن مجید کی اسی آیت میں موجود ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

قوم نے اپنی حالت میں ایک تبدیلی پستی کیطرف شروع کی۔ انعامات الہیہ جو اسکی اعلیٰ اخلاقی اور روحانی خوبیوں کی شکل اور پھر حکومت کے رنگ میں اسے حاصل تھے اس سے چھین لئے گئے اور اس طرح پر وہ قوم جو دنیا میں خیر امۃ کا لقب لے کر آئی تھی آج بدترین مخلوق ہو رہی ہے اسکے ہاتھ میں ایک نور اور روشن ہدایت نامہ دیا گیا تھا جو زندگی کے تمام مراحل میں ان کی رہنمائی کرتا تھا مگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور مادی تدابیر کو اپنا رہنما بنا لیا آہ!

تمام اسلامی ممالک میں اور ہند میں خصوصاً مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہماری ترقی اور بیداری کے لئے اگر کوئی تدابیر کارگر ہو سکتی ہیں تو وہ دہی تدابیر ہیں جو مادہ پرست قوموں نے اختیار کر رکھی ہیں

بحالیکہ انہیں تمام ترقیوں کے جامع اصولوں کی کلید قرآن مجید دیا گیا تھا۔ آجکل اسلامی ہند جس مصیبت میں سے گذر رہا ہے وہ اس کے لئے سکرات موت سے بھی کم نہیں مگر اس مصیبت کے بانی اور باعث ہم آپ ہی ہیں وہ قوم جسکو ہدایت کی گئی تھی کہ اعتصام بحبل اللہ کرے ایسی منتشر اور پراگندہ ہے کہ خدا کی پناہ جو لوگ قوم کے لیڈر کہلاتے ہیں یا بنتے ہیں ان کی لیڈری چند جوشیلے اخبار نویسوں کی تشحیذ قلم کی رہین منت ہو رہی ہے اور ان بخیال قریش قوم پرست ایڈیٹروں نے غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کو بھڑکا کر بدحواس کر دیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے انہیں بیدار کر دیا ہے یہ بیداری اسی قسم کی ہے جیسے کوئی آدمی مدہوش ہو کر اپنے آپ کو ہوشیار سمجھتا ہے بیداری کی علامت اگر صرف شور و پکار اور اپنے نفع و نقصان کی تمیز کا اٹھ جانا ہے تو بیشک مسلمانوں میں بیداری ہے لیکن اگر اس کا نام مدہوشی ہے تو ضرورت ہے کہ اس کا علاج کیا جاوے

مگر مشکل یہ ہے کہ جو شخص انہیں صحیح مشورہ دے اور صراط مستقیم بتائے اسکی مخالفت کے لئے یہ لیڈر مگر شور مچا دیتے ہیں اسلئے گمان کی تجارتی اغراض کی بھلائی اسی میں ہے حال میں نواب صاحب رام پور نے دہلی میں ایک جلسہ کر کے چاہا ہے کہ مسلمانوں کے اس بڑھتے ہوئے بے جا جوش کی اصلاح کریں اور مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے اپنے مفاد سوچنے کا موقعہ دیں مگر بخیال نوعیش قوم پرستوں نے اسکی مخالفت میں زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دئے ہیں یہ بدقسمتی کے آثار ہیں تاہم ان لوگوں کو جو مسلمانوں کی دلی بھلائی چاہتے ہیں اس قسم کی کوششوں سے تھکنا اور رکنا نہیں انہیں ایسی گمراہی سے نکالنے کے لئے جو کچھ بھی اسوقت کسی سے ممکن ہے کرتے جائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوشش اسبارہ میں ہمیشہ سب سے مقدم ہوتی ہیں اسلئے کہ سلسلہ کے بانی نے اس تعلیم کو مذہبی فرض قرار دیا ہے اسوقت تک کانپور کے معاملہ میں عزیز اخبار الفضل نے جو احمدی قوم کی زبان اور سلسلہ کے امام اور جانشین کی رائے کا اظہار ہے احمدی جماعت کو اور دوسرے مسلمانوں کو جو صلاح دی ہے وہ نہایت بابرکت اور مفید ہے اگر شروع سے اس آواز پر لبیک کہا جاتا اور اسکے ہم نوا ہو کر اہل اثر لوگ کام کرتے تو اب تک بہت کچھ ہو گیا ہوتا بہرحال ہم خوش ہیں کہ اب بھی قوم کے اعلیٰ افراد کو یہ خیال پیدا ہوا ہے لیکن ضروری امر ہے کہ اس قسم کی کوشش کو موثر بنانے کے لئے ایک مستقل مجلس کی بنیاد رکھی جاوے اور اسی مجلس کے لیڈر اور رہنما وہ لوگ ہوں جو اپنی مذہبی اور روحانی شخصیت کا اثر ایک جماعت پر ڈال سکیں۔ جن کی آواز لاکھوں آوازوں کی سچی قائمقام ہو میں اسپر کسیقدر خدا کے فضل سے آئندہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں

اطلاع

احباب اگر چاہتے ہیں کہ انکا اپنا اخبار وقت پر شائع ہو تو بقایا دار حضرات اپنی ذمہ داری مطالبات فوراً ادا کر دیں اور کارخانہ کو اس قابل بنائیں

(۱) کہ وہ اپنی مشکلات سے نکل کر خدمت دین کیلئے مستعد ہو سکے اور خصوصیت سے دعا کریں ایڈیٹر

(۲) احمدی خاتون کی دوسری ششماہی کا پہلا نمبر شائع ہونے والا ہے خاکسار منیجر

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تالیف (سیرۃ) ایک عظیم الشان اور ضروری کام تھا مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی ہے وہ قوم جو شرائط بیعت کے رو سے حضرت مسیح موعود سے ایسا عقدۂ وفا قائم کرتی ہے کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام عادیانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو آجتک کہ آپ کی وفات پر پانچ سال سے زائد عرصہ گذر گیا اپنے امام اور ہادی کی سیرۃ دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکی ایسے وقت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے والے لوگ موجود تھے (جنکی تعداد آئندہ کم ہوتی جاوے گی) ایسی سیرۃ کا تیار ہو جانا کچھ بڑی بات نہ تھی اس میں شک نہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی تالیف کا اعلان کیا اور اس کے میٹریل کو جمع کیا لیکن اسکی ترتیب اور طبع کوئی آسان کام نہیں ہے آریہ سماج ایک مادی جماعت ہے اسکے بانی کی پرورش خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل کے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتی لیکن آریہ سماج نے اپنے بانی کی دسوانح عمریاں انگریزی اور اردو میں چھاپ کر شائع کر دیں۔ بہرحال یہ ایک ضروری کام ہے جسکی طرف قوم کو توجہ کرنا چاہیے اگر اللہ تعالےٰ کسی خاص صاحب ہمت وجود کو توفیق دے اور وہ اس سیرۃ کی اشاعت اور طبع کے اخراجات اپنے ذمہ لے لے تو یہ کام آسانی سے ہو جائے بہرحال جب تک کہ کوئی دل اسکے لئے تیار ہو میں نے مناسب سمجھا ہے کہ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کا کوئی ورق الحکم کے ذریعہ ہی شائع کر دیا کروں اسی طرح پر جیسے کبھی کبھی حیات النبی کا ایک ورق شائع کر دیا جاتا ہے امید ہے ناظرین اسکو دلچسپی سے پڑھیں گے اور اس اسوۂ حسنہ سے اپنی زندگی میں کوئی خاص فائدہ اٹھائیں گے ۔ ایڈیٹر

غمِ دین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کے ہم و غم سے پاک تھے اور آپکے گوشۂ خاطر میں کبھی بچپن ہی سے یہ غم نہیں آیا بلکہ ہمیشہ آپ یوں بیکار اور دل بہ یار رہے اور دنیا کے ہم و غم سے اللہ تعالیٰ نے آپکو الگ رکھا آپ اپنے دوستوں کے لئے بھی کبھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ دنیا کے ہی ہم و غم میں پھنسے رہیں حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ آپ کا ایک عجیب واقعہ پیش کیا ہے کہ ۴ جولائی ۱۹۰۰ء کو مولوی صاحب نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے اور غم و ہم ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں فرمایا میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے یہ بھی فکر رہتا ہے کہ ہر شخص دنیا کے ہم و غم میں گرفتار رہے دین کے ہم و غم کا موقعہ کب ملیگا ۔

اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئیگا جب کہ اسکا سارا ہم و غم دین ہو گا وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں کہ وہ اس نازک عہد کی ایفا کی طرف کب توجہ پائیں گے فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔

فرمایا جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہو گی ایک کھتری سے میں نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور میں بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا تھا اور سخت کڑھ رہا تھا کہ لوگ دنیا کے لئے کیوں اسقدر دکھ اٹھاتے اور ہم و غم میں گرفتار ہیں اس نے کہا کہ تم بھی بچہ ہو جب گرہستی ہو گے جب تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا فرمایا ایک عرصہ کے بعد غالباً جب میری عمر چالیس کے قریب ہو گی کسی تقریب سے پھر اس کھتری سے گفتگو کا اتفاق ہوا میں نے کہا کہ اب تو میں گرہستی ہوں اس نے کہا تم تو ویسے ہی ہو

یہ ایک واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود کی پندرہ سال کی عمر سے لیکر آخر تک کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کی طبیعت دنیا اور دنیا کے معاملات سے بالکل سرد ہو چکی تھی اور ساری توجہ اور سارا فکر آپ کا دین ہی کے لئے تھا آپ کی ہر حرکت و سکون اللہ ہی کیلئے تھا اور آپ کی زندگی گویا عملی نمونہ تھی

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یہ ایک واقعہ ہے آپ کی زندگی میں ایسی بہت سی نظریں ملیں گی جن کو دیکھ کر معلوم ہو گا کہ جو چیز آپکے دل پر غلبہ کئے ہوئے تھی وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور تقدیس کا اظہار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و شوکت کی تبلیغ تھی آپ چاہتے تھے کہ دنیا میں ایک بھی متنفس ایسا نہ ہو جو خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور وفادار نہ ہو

دعاؤں پر ایمان

انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں ایک ہی اصل کام کیا کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی فوق الفوق قدرتوں پر انہیں ایک زندہ ایمان ہوتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت اور تقرب الی اللہ پر علےٰ بصیرۃ یقین ہوتا ہے اور حقیقت میں یہی ایک سسٹم ہوتا ہے جو اس پاک گروہ کو اپنی کارروائی کے اجرا سے تھکنے اور ہٹنے نہیں دیتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس یقین سے سرشار اور لبریز دل رکھتے تھے اور اس صدی میں کوئی شخص سطح زمین پر اور اس سیلی فضا کے نیچے ایسا نہ تھا جس کا دل اس قوت یقین سے معمور ہو اس یقین کے اظہار کے لئے بہت سی مثالیں اور واقعات آپ کی زندگی میں ہیں مگر میں ۱۸۸۶ء کے ایک خط سے ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو گا کہ کس بصیرۃ اور قوۃ کے ساتھ آپ بول رہے ہیں لکھا ہے

مجھے اسقدر خدا تعالےٰ کے لطف اور احسان پر امید ہے کہ اس کا اظہار مشکل ہے اور بجز کسی فخر کے مجھے یقین ہے کہ میری دعا معمولی دعا نہیں

ہر آن کار یکہ گرود از دعائے محو جانانے
نہ شمشیرے کند آن کارے نہ بارانے

عجب دارد اثر دستے کہ دستے عاشقے باشد
بگرداند جہانے را ز بہر کارگر یانے
اگر جنبد لب مردے ز بہر آنکہ سر گرداں
خدا از آسمان پیدا کند ہر نوع سامانے
ز کار افتادہ را بر کار مے آرد خدا زین راہ
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست از خلق پنہانے
مگر باید کہ باشد طالب او صابر و صادق
نہ بیند روز نومیدی وفادار از دل و جانے

یہ اقتباس بتاتا ہے تاثیر دعا کے آپ کس حد تک قائل تھے اور اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کسی قدر آپ کو ناز اور بھروسہ ہے پھر دعائیں انسان کی سیرۃ اور اخلاق کا پتہ لگانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے دعائیں انسان کی خواہشوں اور آرزوؤں کا بہترین محک اور پیمانہ ہوتی ہیں افسوس ہے سیرۃ نگاروں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے آپ کو نہیں دیکھا ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ کیسی پاک اور اعلےٰ شخصیت دنیا میں ظاہر ہوئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کا بیشتر حصہ آپ کی دعاؤں اور خواہشوں سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور خدا کی محبت سب سے درجہ بالا فقروں سے نمایاں ہے اور تاثیر و قوۃ دعا کا جو امٹ نقش آپ کے ایمان میں تھا اسکی نظیر تلاش کرنا حماقت ہے اسی اثر کو آپ نے بھی قوم میں چھوڑا ہے اس زمانہ میں جبکہ مادیات کا زور ہے اور اپنی تدابیر اور منصوبوں کو لوذ باللہ خدائی کا درجہ دیا جا رہا ہے قبولیت دعا کے وہ نمونے اور مشاہدے آپ نے کرائے ہیں کہ دنیا حیرت زدہ ہو گئی ہے سرسید احمد خان بالمقابلہ دعاؤں کے قابل نہ تھے آپ نے انہیں قبولیت دعا کے نمونہ دکھانے کے لئے بلایا مگر افسوس کہ انہیں یہ سعادت نہ ملی انکار دعا کا علاج بھی دعا ہی فرمایا

از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا
چون علاج مے زے وقت خمار و التہاب

غرض حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دلائل میں سے آپ کی ایمانی قوۃ اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کی تاثیر کا مشاہدہ کرا دینا بھی ہے اور یہ بات مامورین کے سوا دوسروں میں نہیں ہو سکتی قبولیت دعا کے نمونے دیکھنے ہوں تو اکثر آپ کی تصنیف حقیقت الوحی اور نزول المسیح میں ملیں گے اور یکجائی طور پر فرداً فرداً اگر انہیں جمع کیا جاوے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی سخن سنج حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میری اتنی دعائیں قبول ہوئی ہیں کہ میں انہیں گن نہیں سکتا

مسلمانوں کی اخلاقی اور مذہبی گراوٹ

خدا کی شان ہے کہ مسلمان اپنی شامت اعمال سے کچھ ایسے بدحواس ہوئے ہیں کہ جو بات ان کے مونہہ سے نکلتی ہے (الا ماشاء اللہ) وہ بے سروپا ہوتی ہے۔ اور مذہب اور اخلاقی معیار سے سخت قابل اعتراض موجودہ پولیٹکل لہر میں مسلمانوں کو بہ جانے کے صلاح و مشورہ دینے والے شوریدہ سر نوجوانوں نے مسلمانوں کو ایک تباہی کی منجدھار میں ڈالدیا ہے اللہ تعالےٰ ہی فضل کرے اور کسی ہاتھ کو غیب سے پیدا کرے تو وہ ان ڈوبتے ہوؤں کو بچالے ورنہ مسلمانوں کی ہستی کے فنا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا اس وقت انہیں گرم مزاجوں نے اتحاد و اتفاق کی صدائیں بلند کی ہیں ہمارے کانوں میں وہ آوازیں ابھی تک گونج رہی ہیں جو دو تین سال پہلے ہندوؤں کے خلاف اٹھائی جارہی تھیں اور مسلمانوں میں یہ جوش پیدا کیا جارہا تھا کہ جب تک ہندوؤں سے علیحدگی اختیار نہ کریں گے ان کی پوزیشن قایم نہیں ہوسکتی وہ ان میں جذب ہوکر اپنی ہستی کو کھوئیں گے لیکن اب وہی گرم پارٹی مسلمانوں کو مشورہ دے رہی ہے کہ پولیٹکل معاملات میں ہندوؤں سے مصافحہ کرلو

ہم امن و اتحاد کے سچے دل سے حامی و مددگار ہیں اور ہر ایسی تحریک کو جو دو قوموں کے درمیان رشتہ اتحاد کو محفوظ کرنے کے لیے ہو دل سے لبیک کہتے ہیں لیکن ایسا اتحاد جو چند اغراض خاصہ کے لیے ہو اپنی قوم کے لئے لعنت سمجھتے ہیں۔ کوئی اتحاد اتحاد حقیقی نہیں ہوسکتا جب تک وہ محض مذہب کی ہدایات کے نیچے نہ ہو۔ اسلام نبی نوع انسان کو نفع پہونچانے کی تعلیم دیتا ہے پھر اسکی شفقت کا دائرہ انسانوں سے گذر کر حیوانات اور جمادات اور نباتات تک وسیع ہے ایسی حالت میں ہندوؤں کے ساتھ شفقت و سلوک احسان و مروت کرنے کی جہاں تک ہو سکے ہم تائید کرتے ہیں کوئی کیا کرے گا لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ محض ہندوؤں کے ساتھ چند پولیٹکل اغراض کو لے کر ہم مل جاویں اور بالاخر وہی پولیٹکل اغراض ایک دوسرے سے ہم کو لڑادیں سلسلہ عالیہ احمدیہ اس اتحاد کا اس درجہ حامی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت اس امر کا اعلان کیا کہ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بعض انبیاء کو بھیجا اور حضرت رام و کرشن علیہما السلام کے متعلق ہے (باوجودیکہ ہندو تہایوجی میں ان کے متعلق کچھ بھی مشہور ہو) پاک ارادت و محبت کی رو کئی لاکھ آدمیوں کے اندر پھونک دی اور اب تک احمدی قوم اپنی ارادت و عقیدت کا حقیر ہدیہ ان بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتے رہتے ہیں اور احمدی لٹریچر میں نہایت احترام سے انہیں یاد کیا جاتا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام صلح کے ذریعہ اس اتحاد اور یگانگت کو اور بھی وسیع کرنا چاہا مگر ہندو قوم یا صاف الفاظ میں آریہ قوم نے اسی طرف توجہ نہ کی۔ میری غرض ان واقعات کے دوہرانے سے صرف یہ ہے کہ میں دکھانا چاہتا ہوں کہ قیام امن کے لئے کوئی ایسی تحریک نہیں جو حضرت مسیح موعود نے پیش نہیں کی اسلئے کہ آپ کے کاموں میں سے تبلیغ الحرب بھی ایک عظیم الشان کام تھا باوجود اس کے آپنے ان تجاویز میں کبھی مذہب سے الگ ہو کر کوئی بات پیش نہیں کی آپ کے زیر نظر اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اسکی تعمیل تھی آپ کے کاموں میں اخلاص اور خنفیت تھی برخلاف اس کے آج محض پولیٹکل اغراض کے لئے یہ تحریکیں پیش کی جاتی ہیں جو نہ گورنمنٹ کے لئے مفید ہونگی نہ قوم کیلئے

سیالکوٹ کے ایک وکیل صاحب نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عید اضحی پر گائے کی قربانی نہ کریں میں نہیں جانتا اس قسم کی ہدایات کے نفاذ و اجرا کا انہیں کیا حق ہے وہ شریعت اسلام کے لحاظ سے ایسی پوزیشن نہیں رکھتے کہ اس قسم کا فتوی دیں تعجب ہے وہ ہندوؤں کی خاطر اپنے ایک مذہبی فعل کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں اور دوسروں کو چھوڑنے کا مشورہ دیتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ اس کے بدلے میں وہ کیا لیتے ہیں

اس قسم کی اخلاقی اور مذہبی گراوٹ سے مسلمانوں کا بیڑا پار نہیں ہوگا ہم کیا محض اتنی سی بات کے لئے وہ یہ قربانی کرنے کو تیار ہیں کہ ہندو بھی ان کی ہاں میں ہاں ملادیں۔

اور پولیٹکل معاملات میں ہندوؤں کے ساتھ ہوجائیں اسلام کو ایسے نادان دوست بہت کچھ نقصان پہونچا چکے ہیں اور اپنے فیوضات سے ایسے الگ رہنے دیں تعجب ہے ہندو تو ایک معمولی امر کو جو ان کے مذہب میں کوئی اہم حصہ نہیں رکھتا بلکہ محض ایک رسم و رواج کا جزو ہے مسلمانوں کی دوستی کے لیے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں اور ایک مسلمان اپنے بھائیوں کو صلاح دے کہ وہ ان کی رعایت سے اپنے مذہب کی ایک اہم بات کو چھوڑ سکتا ہے ہم مانتے ہیں کہ قربانی کے لئے یہ لازمی امر نہیں کہ گائے ہی کی ہو اور ہم خود بھی گائے کی قربانی نہیں کرتے اور کثرت سے اس کا رواج بھی نہیں لیکن ذبح بقرہ کو اصولاً بند کرنا اور ہندوؤں سے اس مقابلہ میں کوئی رعایت حاصل نہ کرنا عجیب بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تجویز پیغام صلح میں پیش کی ہے وہی ایک صورت ہے جس پر مسلمان نہایت فراخدلی اور اطمینان سے دستخط کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اقرار کریں اور اپنے لٹریچر میں آپ کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیں اور ہمارے بزرگوں اور راستبازوں کی تکریم کریں تو ہم باوجودیکہ اسے حلال سمجھتے ہیں ان کی خاطر سے اسے ترک کردیں گے ہماری یہ قربانی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام راستبازوں کے جلال اور اکرام کے لئے ہوگی اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک خاص عزت و نشان لکھے گی گورنمنٹ کے متعلق پولیٹکل معاملات میں ہندوؤں کو ملانے کے لئے ایسی تحریک

قومی اور مذہبی خودکشی ہے

اور میں تو ایسے ہندوؤں کے مخصوصات کی بھی ہتک سمجھتا ہوں نہ ایسی تحریک گورنمنٹ کے لئے کوئی بابرکت اور مفید ثابت ہوگی نہ ملک میں امن پیدا کرے گی بلکہ اندیشہ ہے اس سے اتحاد کی بجائے فساد پیدا ہو صرف اور صرف پیغام صلح میں پیش کردہ ایک طریق اتحاد کا ہے جس سے امن اور برکات کے چشمے پھوٹ نکلیں گے اگر سیالکوٹی وکیل صاحب کی غرض امن اور اتحاد کو پھیلانا ہے اور گورنمنٹ اور ملک کی کوئی خدمت کرنا ہے تو وہ پیغام صلح کی تجویز کو ہندوؤں کے سامنے پیش کریں اور اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی طاقت کو استعمال کریں ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ انکی کوئی مخفی غرض ہے جو مسلمانوں کیلئے اور ملک کے لئے قطعاً مفید نہیں ہوسکتی میں جانتا ہوں کہ گرم پارٹی کی ذہنیت میرے ان خیالات پر نعل در آتش ہوگی مگر مجھے اسکی پروا نہیں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملک کے امن اور اتحاد کیلئے حقیقی اور صحیح مشورہ پیش کیا ہے امید ہے دوسرے اسلامی اخبارات بھی اسپر توجہ کریں گے اور مسلمانوں کو ہرگز یہ مشورہ نہ دیں گے کہ وہ گائے کی قربانی نہ کریں جہاں پہلے سے قربانیاں ہوتی ہیں اور جو لوگ کرتے ہیں وہ بدستور کریں اس طرح پر ترک قربانی سے بعض اوقات ایک عرصہ کے بعد وہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جو گورنمنٹ اور اہل ملک کو فرخشہ میں ڈالتے ہیں جیسے اجودھیا میں ہوا۔ لوگ عادی نہیں ہوتے اور پھر کوئی شخص اپنی جائز مذہبی آزادی سے فایدہ اٹھانا چاہتا ہے تو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اسلئے یہ بیہودگی ہے ہاں اگر مستقل طور پر پیغام صلح کی ہدایات کے ماتحت کوئی مصالحت ہو تو چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق امن عامہ کے قیام کا ایک بہترین ذریعہ ہے اس سے کسی شریف الطبع کو گریز نہیں ہوسکتا بغیر کسی کامل غور و فکر اور قوم کے جذبات کے احساس کے ایک بات پیش کرکے خواہ مخواہ ہلچل مچانا دانشمندی اور قوم کی بھلائی نہیں ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے مسیح نے کہا تھا

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

پس اس قسم کی لغو اور دور از کار تجاویز کو چھوڑ کر ہندو مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش کرو بہت مبارک ہے اور ہم سب سے پہلے ایسی تحریک کو لبیک کہنے کو تیار ہیں جو نفع رسانی اور شفقت علی خلق اللہ کے اصل پر ہو اسمیں دینی اور مذہبی ہتک نہ ہو آخر میں میں گورنمنٹ کی خدمت میں یہ عرض کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تحریکیں ملک کے امن کے لئے مفید نہیں ہوسکتی ہیں جب وہ مذہب کے تحفظ کے نیچے نہوں اور ذمہ وار لوگ انہیں پیش نہ کریں مسلمان اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ ایک امام اور امیر کے نیچے ہوں جسکی آواز کے نیچے ان کی آوازیں دب جاویں کیا یہ بھی کوئی فلاح اور فوز کی صورت ہے کہ ہر فرد اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنا رہا ہے کوئی ولایت بھاگا جارہا ہے اور قوم کیطرف سے کوئی استصواب نہیں کوئی مقاصد کی صراحت نہیں کوئی کچھ لکھ رہا ہے اور کسی کو پتہ نہیں صرف چند آدمیوں کے کہنے سے کوئی بات صحیح نہیں ہوسکتی ابھی دلی کے جلسہ کو جو ایک مفید جلسہ ہے کہا جاتا ہے کہ قومی استصواب سے نہیں دوسری طرف ولایت کو جو چند آدمی چلے گئے ہیں انکے لئے آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ قوم ان کے لئے ذمہ وار نہیں اور بات بھی دراصل درست اور صحیح ہے

یہ حالت اس لئے ہے کہ کوئی امام اور امیر نہیں اور گورنمنٹ کو بھی مغالطہ لگ رہا ہے وہ کس کی سنے اور کس کو رد کرے پہلے تم سب کے سب ایک امام کے ساتھ وابستہ ہوجاؤ پھر اسکی ہدایت اور ارشاد پر اگر چلو تو تمہارے لئے برکات اور فیوض کے دروازے کھل جاویں اسی آپادھاپی اور خودسری سے تم اسلام کو بدنام کروگے اور قوم کو نقصان پہونچاؤ گے ہماری تگ و دو اپنی اصلاح اور بھلائی کے لئے ہونی چاہیے جب تک قوم کا ایک ایک فرد اپنی اصلاح نہ کرلیگا قومی اصلاح ممکن نہیں تم ایسے برا منادیا جو تمہارا جی چاہے کہو اس خصوص میں احمدی جماعت خدا کے فضل سے ایک آواز رکھتی ہے وہ ایک امام کے ماتحت ہے اسلئے اس

قرآن شریف سیکھنے کی آسان اور مجرب راہ

(حضرت امیر المومنین کا تجربہ)

قرآن شریف کے علوم کے حصول کے ذرایعہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں بیان کر دئے ہیں۔ الرحمن علم القرآن۔ قرآن شریف کا سکھانا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے، سو واسطے ضرورت کن چیزوں کی ہے وہ بھی خود خدا تعالےٰ نے بیان فرما دی ہیں۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ متقی کو خدا تعالیٰ معارف اور علوم قرانی سے خبردار کر دیتا ہے اور تقوی ایک ذریعہ ہے قران دانی کے لئے دوسری جگہ فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ تقوے کے ساتھ جہاد اور کوشش کی بھی شرط ہے پس علوم قرانی کا معلم خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس فیض اور فضل رحمانی کا جاذب تقوی اور جہاد فی اللہ ہے

فرمایا کہ ہمارے نزدیک ہم نے ایک راہ کا تجربہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان دل میں سچی تڑپ اور پیاس علوم قرانی کے حصول کے واسطے پیدا کر کے تقوی تام سے دعائیں کرے اور اس طرح سے قرآن شریف شروع کرے دور اول۔ خود تنہا ایک مترجم قرآن شریف لیکر جسکا ترجمہ لفظی ہو انسان کی اسمیں اپنی ملاوٹ کچھ نہ ہو اور اس کے واسطے میں شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمتہ کا ترجمہ پسند کرتا ہوں۔ لیکر ہر روز بقدر طاقت بلا ناغہ کچھ حصہ قران کا پڑھا کرے اور لفظوں کے معنوں میں غور کرے پھر جہاں آدم اور شیطان کا حال مذکور ہو اپنے نفس میں غور کرے کہ آیا میں آدم ہوں یا کہ ابلیس۔ موسےٰ ہوں کہ فرعون مجھ میں یہودیوں کے خصایل ہیں یا کہ مسلمانوں کے اور اسیطرح سے عذاب کی آیات سے ڈرے اور پناہ مانگے اور رحمت کی آیات سے خوش ہو اور اپنے کو رحمت کا مورد بننے کے واسطے دعائیں کرے ہر روز درود دعا استغفار اور لاحول پڑھکر شروع کرے اور اسیطرح ختم کرے اسی طرح سے دور اول ختم کر دیوے اور اس دور میں ایک نوٹ بک پاس رکھے مشکل مقامات اس میں نوٹ کرتا جاوے

پھر دور دوم شروع کرے اور اسمیں اپنی بیوی کو سامنے بٹھا کر سناوے اور یہ جانے کہ قرآن شریف ہم دونوں کے واسطے نازل ہوا ہے بیوی خواہ توجہ کرے یا نہ کرے یہ سنائے جاوے اور پہلے دور کی نسبت کسیقدر بسط کرتا جاوے اور پہلے طریق کیطرح اس دور کو بھی ختم کرے اور وہ پہلی نوٹ بک پاس رکھے اور اسے دیکھتا رہے پھر اس دور میں یہ دیکھے گا کہ بہت سے وہ مشکل مقامات جو دور اول میں نہیں سمجھتا تھا اس دور میں حل ہو جائیں گے اس دور ثانی کی بھی ایک الگ نوٹ بک تیار کرے

پھر اسیطرح سے دور ثالث شروع کرے اور گھر کے بچوں عورتوں اور پڑوسیوں کو بھی اس دور میں شامل کر لے مگر وہ لوگ ایسے ہوں کہ کوئی اعتراض نہ کریں اور پہلی اور دوسری دونوں نوٹ بکیں اپنے سامنے رکھے اس طرح اس دور میں دیکھیگا بہت سے مشکلات جو پہلے دو نو دوروں میں حل نہ ہوئے تھے اس دفعہ حل ہو جاویں گے اس دور کی الگ ایک نوٹ بک تیار کرے

دور ثالث کے بعد چوتھا دور عام مجمع کے سامنے شروع کرے مگر سامعین ہوں۔ ان کے اعتراضات وغیرہ کے اگر جواب آتے ہوں تو دیتا جاوے ورنہ نوٹ بک میں نوٹ کرتا جاوے اور ان کے حل کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعائیں کرتا رہے

اور پانچواں دور شروع کر دے اور بلا امتیاز مسلمان و مشرک کافر و مومن سنانا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور فیضان اس کے شامل حال ہوگا اور ایک بہت بڑا حصہ قرآن شریف کا اسے سکھا دیا جاوے گا اور باریک در باریک حقایق و معارف اور اسرار کلام ربانی اس پر کھولے جاویں گے غرض یہ ہمارا مجربہ اور آزمودہ طریقہ ہے پس جسکو قران سے محبت اور علوم قران سیکھنے کی پیاس اور سچی تڑپ ہو وہ اس پر کاربند ہو کر دیکھ لے۔ فقط۔

قرآن مجید کی اشاعت

قرآن مجید کی اشاعت کے لئے یہ پہلی تحریک نہیں جو میں کر رہا ہوں بلکہ جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کا موقعہ دیا ہے اور مجھے قلم کے ذریعہ اشاعت سلسلہ کی خدمت کا شرف عطا فرمایا ہے میں برابر اس تحریک میں لگا رہا ہوں اور جہانتک مجھ سے بن آیا ہے قرآن مجید کی صحیح اور صداقت آفریں تعلیم کی اشاعت کو اپنی زندگی کا ایک مقصد رکھا ہے ۱۸۹۸ء سے لیکر اسوقت تک مختلف اوقات میں اس تحریک کو میں پیش کرتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے قریباً بارہ پارے میں شائع کر چکا ہوں میں نے قوم کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں (خدا اسے لمبا کرے آمین) کم از کم قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر شائع ہو جانی چاہیئے نہ صرف اس لئے کہ صدیقی خلافت جسطرح پر قرآن مجید کی جمع و اشاعت کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسی طرح پر حضرت خلیفۃ المسیح کا عہد سعادت اشاعت کے لئے موزون ہے اور بہترین ذرایع رکھتا ہے میری کمزور آواز کچھ نہ کچھ اثر کئے جاتی ہے اور یہ کام ہو رہا ہے آخر صدر انجمن کو بھی توجہ ہوئی اور اس نے قرآن مجید کے ایک ترجمہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ انگریزی میں ایک ترجمہ شائع ہو یہ کام بجائے خود نہایت مبارک اور ضروری ہے اور میں بارہا اس کے متعلق لکھ چکا ہوں لیکن میں اس کے کہنے سے بھی کبھی نہیں رکتا کہ سب سے پہلے وہ قوم اور ملک مستحق ہے جہاں خدا تعالےٰ نے اپنا مامور بھیجا اور جسکی صحبت میں نور الدین جیسا معلم القرآن رکھدیا یہ امر سلسلہ کے لئے خوشی کا باعث نہیں کہ تیس سال میں وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتی ہو اور پھر اس عہد کی تجدید کرتے وقت قرآن مجید اور احادیث کی اشاعت کا خاص طور پر اقرار کرتی ہو ایک مترجم قرآن مجید بھی اپنی قوم کے ہاتھ میں تو نہ دے سکے مگر یورپ کے لئے وہ ایک ضرورت کا احساس کرے آخر اس قسم کی راؤں کے اظہار کا نتیجہ یہ نکلا کہ صدر انجمن نے ایک اردو ترجمہ بھی شائع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ مبارک تحریک ہے

مگر دردمند دل کی صدائیں اثر کئے بغیر نہیں رہتیں اب اللہ تعالیٰ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ وہ قرآن مجید کی اشاعت میں بقیہ عمر خرچ کر دیں یہ مبارک اور پاک خدمت حضرت میر صاحب کی خدمات کی منتہا ہے اور بہت ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس تحریک میں ان کا رفیق اور وزیر ہو اگرچہ میں تصادم خیالات کو پسند نہیں کرتا اور میرا جی چاہتا ہے کہ کام تقسیم محنت کے اصولوں پر ہوں

میر صاحب اس کام کو کریں اور باقی سب ان کو مدد دیں لیکن اگر مختلف جگہ بھی یہ کام جاری رہیں تو بجائے خود مبارک اور مستحسن ہیں۔ حضرت میر صاحب کی شاندار اور بے ریا خدمات میں مسجد نور اور الضفا اور ہسپتال غیر منقطع اجر کی خدمات ہیں اور جلسی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جو اولاد آپ کو دی ہے وہ نافع الناس اور بابرکت ہے اب قرآن مجید کی خدمت کا عظیم الشان کام جو حضرت میر صاحب کرنا چاہتے ہیں اس قابل ہے قوم ان کا ہاتھ بٹائے اور جس سے بن آتا ہے انہیں دے اسی سلسلے میں یہ عرض کرنا بے جا نہیں سمجھتا کہ قادیان میں مدرسۃ القرآن کے لئے بھی ایک تحریک پہلے سے ہو چکی ہے بعض احباب نے اس میں کچھ رقوم دی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس کیلئے ایک ہال کی ضرورت ہے اور اسکے ساتھ ہی ایک ایسا مدرسہ چاہیئے جہاں خالقہ قرآن کریم کی تعلیم ہو حفاظ اور قاری پیدا کئے جاویں اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو توفیق دیوے کہ قرآن کریم کی خدمت کے لئے مالی قربانیاں کریں دفتر "المحکم" سے جو سلسلہ ترجمہ اور تفسیر کا شائع ہو رہا ہے وہ بدستور جاری ہے اب خدا کے فضل سے ستر دان پارہ کے نوٹ اور تفسیر میں لکھ چکا ہوں اور عنقریب حوالہ کاتب کروں گا و باللہ التوفیق درس ہال اور قرآن مجید کی اشاعت کیلئے رقوم حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پاس آنی چاہئیں حضرت میر صاحب اس مقصد کیلئے دورہ کریں گے احباب امید ہے انکا دامن گوہر مراد سے بھر دیں گے ؛

ضروری نوٹ ؛ برائے مہربانی خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
مینجر اخبار الحکم قادیان

اگر آپ کو تمام اخباری لوگوں اور اپنے بیانے کے دکاندار دنیے ارزان اور تحریر کے موافق عمدہ مال خریدنا منظور ہے تو پیشگی روپیہ بھیجکر یا ویلیو پی۔ پی ہم سے طلب فرمائیے

کمر ماسے جو خبر خلاف تحریر ہو فوراً واپس کر دینے گا۔ فیصلی روپیہ کا مال اکدم منگانے والے کو ریلوے رگسٹری لیٹر وغیرہ کی طرح کی رعایت نقد کی تاکس سے ہمراہ چیز کی عمدہ دیا جاویگا۔ ہر ایک گھڑی پر ایک سال کا ذمہ خریدار ہوگا۔

مشتہر۔ مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ نمبر ۶ بازار چوک شہر مغلپورہ

اس اشتہار کے خریداران میں سے سب سے بڑی چیز کی فرمائش آنیوالے کو عمدہ مفت روانہ کیا جاویگا

راسکوپ سسٹم واچ	واٹ پیٹنٹ واچ	گارڈ واچ	جنٹلمین واچ	حسینا واچ	کیلنڈر واچ	اٹھ رتنہ چابی واچ	رسٹ واچ صرف عورتوں کے لئے	زنانی چوڑیدار گھڑی
اگر آپ کو ٹائمی چال کی خاص واچ پاکٹ خریدنا ہے تو ہمسے منگائیے یہ اعلیٰ درجہ کی پالداری صحیح ٹائم دینے میں لاجواب ہے گارنٹی ۱۰ سال قیمت ۱۰ روپیہ وی۔ پی مع ۱۰ آنہ اور روپیہ میں اور نقد میں قیمت ۸ روپیہ	گھڑی ہاتھی دانت نمبر ۲ سلور کیس بلور چابی کیساتھ اور کیس ہی مختلف اضع کی کاریگری کے ہیں اور ٹائم صحیح دیتی ہے گارنٹی کی پالداری میں لاجواب گارنٹی ۱۰ سال قیمت طلبیہ سنہری کیس کی پاکٹ روپیہ	اس گھڑی کو خاص کر ریلوے ملازمین بہت زیادہ پسند کرتے ہیں گھڑی صحیح ٹائم دیتی ہے گارنٹی ۱۰ سال قیمت طلبیہ سنہری کیس کی پاکٹ روپیہ	گھڑی دیکھنے میں بہت ہی نیل اور خوبصورت پالداری میں قیمت کل سلور کی پاکٹ روپیہ سنہری کیس کی پاکٹ روپیہ	گھڑی دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت پالداری میں قیمت کل سلور کی پاکٹ روپیہ سنہری کیس کی پاکٹ روپیہ	گھڑی کیا ہے پوری جنتری ہے اس میں دن تاریخ صفحہ چاند کا گشتار نہائش آسانی چاند کے معلوم ہوتا ہے وقت بہت صحیح دیتی ہے جیب صنعت کی گھڑی ہے مرمت منگانے کی گارنٹی ۱۰ سال قیمت طلبیہ سنہری کیس کی پاکٹ روپیہ	اس گھڑی میں ایک عدد نہ چابی بھر دینے سے ۳۰ گھنٹہ دیتی ہے وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑتا نہایت خوبصورت فینسی ڈائل کی پالدار ایسی کہ برسوں صفائی کی ضرورت نہیں قیمت چھ روپیہ آٹھ آنہ	یہ گھڑیاں چھوٹے سائز کی نہایت خوبصورت ہیں ایک عدد کی خوبصورت پالدار ریک ڈبیہ میں اعلیٰ کلائی پر باندھنے کے پٹے سمیت ہی موزون قیمت سلور کی ہے اور سیاہ کیس کی ہے اور ریشمی ڈوریاں ہیں قیمت ۸ روپیہ
دو ہزار گلاس کی دوربین			**اعلیٰ شبینگی جہان گیر بین**		**اٹھ رتنہ چابی کا آفس کلاک**		**نہایت خوشنما قابل دید کلاک**	**گوشت کا قیمہ بنانے کی مشین**
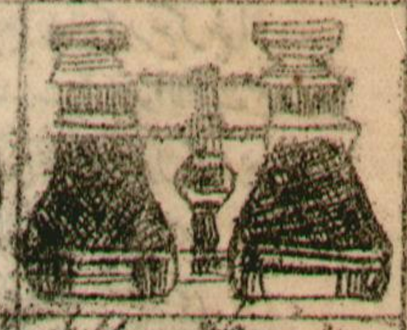								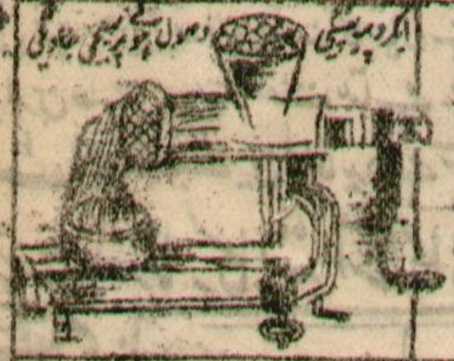
یہ دوربین اور بین کاموں سے لئے بہت عمدہ ہے صاف اور نزدیک دکھائی دیتی ہیں جنگل دکانداری کے لئے بہت عمدہ ہے اس سے ہزار ہا روپیہ کی چیزیں خریدی جاتی ہیں اس سے خفیف اشیاء بہت نمبر اول عمدہ ہیں قیمت صرف ۱۰ روپیہ وی۔ پی مرمت فری ۳ للہ وی۔ پی ۱۰ ہر نوٹ پالداری اور خوبصورت اور دوربین اور نقد میں قیمت ۸ ہے			اگر آپ کو بیرونجات کے نظارہ کا شوق ہے تو اس بیرون کو ضرور منگائیے اس سے ہزار ہا روپیہ کی چیزیں خریدی جاتی ہیں اس سے ہزار ہا روپیہ کی چیزیں خریدی جاتی ہیں اس سے خفیف اشیاء بہت نمبر اول عمدہ ہیں قیمت صرف ۱۰ روپیہ وی۔ پی مرمت فری ۳ للہ وی۔ پی ۱۰ ہر نوٹ پالداری اور خوبصورت اور دوربین اور نقد میں قیمت ۸ ہے	یہ کلاک آٹھ رتنہ چابی کا ہے پالداری کی بھروسی کچھ وقت دینے میں اعلیٰ ہے ہر ایک پرزہ اسکا بیحد پالدار ہے واسطے لگانے دفتروں گھروں کے بہت ہی موزوں بہت بلند آواز گھنٹہ و نصف گھنٹہ بجاتا ہے گارنٹی ۱۰ سال قیمت دس روپیہ اور معہ تاج نے گیارہ روپیہ جو پیہ ذمہ خریدار پانچ روپیہ ہمراہ فرمائش آنے پر ارسال کیجاویگی	یہ کلاک ایسا صحیح وقت دیتا ہے کہ ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑتا ہر ایک کلاک تفصیل کے ساتھ ہے اور ڈائل سنہری منقش ہے اور دو جانب شیشے لگے ہیں ہر ایک پرزہ اسکا عدہ پالدار ہے جس نمبر کا پسند ہو طلب کیجئے قیمت نمبر اول جس میں ایک مرتبہ چابی بھر دینے سے پندرہ منٹ تک نہایت رسیلی آواز دیتی ہے بجاتا ہے وقت صحیح دیتا ہے قیمت ہے نمبر ۲ ہر گھنٹہ پر بجا بجا کر وقت سے نمبر ۳ جو گھنٹہ و نصف گھنٹہ اور ۱۰ بار بجاتا ہے قیمت پانچ روپیہ وی۔ پی ۱۳ ار	یہ مشین خالص لوہے کی ہے اور ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑتا ہر ایک کلاک تفصیل کے ساتھ ہے اور ڈائل سنہری منقش ہے اور دو جانب شیشے لگے ہیں ہر ایک پرزہ اسکا عدہ پالدار ہے جس نمبر کا پسند ہو طلب کیجئے قیمت نمبر اول جس میں ایک مرتبہ چابی بھر دینے سے پندرہ منٹ تک نہایت رسیلی آواز دیتی ہے بجاتا ہے وقت صحیح دیتا ہے قیمت ہے نمبر ۲ ہر گھنٹہ پر بجا بجا کر وقت سے نمبر ۳ جو گھنٹہ و نصف گھنٹہ اور ۱۰ بار بجاتا ہے قیمت پانچ روپیہ وی۔ پی ۱۳ ار	اس مشین سے گوشت کا قیمہ بہت جلد بآسانی تیار ہو جاتا ہے بہت باریک بہت جلد بآسانی تیار ہو جاتا ہے علاوہ باورچی خانہ کے قصاب وغیرہ بھی بڑی آسایش دیکھی ضرور منگائیے قیمت نمبر ۲ کی صرف پانچ روپیہ اور نمبر ۱ کی صرف چھ روپیہ ۸ آنہ
چاندی کی عینک			**دوپٹہ ململ کے**		**چاندی کی آرسی**		**بٹن چاندی کے**	**حب مسک**
یہ عینک ایسی ہے کہ ہر ایک کو بہت عمدہ آتی ہے اور ہر ایک کو بہت عمدہ دکھائی دیتی ہے اور ہر ایک کو بہت عمدہ آتی ہے اور ہر ایک کو بہت عمدہ دکھائی دیتی ہے اور ہر ایک کو بہت عمدہ آتی ہے اور ہر ایک کو بہت عمدہ دکھائی دیتی ہے								

المشتہر مولوی محمد حبیب جنرل مرچنٹ نمبر ۶ بازار مغلپورہ

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا کی نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور معروف اور عجیب دوائی

"امرت دھارا"

جو سرکاری رجسٹرڈ ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فایدہ کر سکتی ہے دھوکہ سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان } مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور اس کا علاج

آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش ایکارک امرت دھارا اوشدھالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور اوڑان کے صرف ضروری مختصر اوصاف تبلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی رتن پنڈت شاکر دت شرما دید موجد امرت دھارا ایڈیٹر اردو ہندی دیش ایکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش ایکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جس کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ ششماہی ۱۲ر سہ ماہی ۱۲ر ہندی کی سالانہ قیمت ۴ر **نوٹ** ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے دامرت دھارا لاہور (پرنچ ۵۲)

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام اشتہار سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں ہی دھوکا ہے

معجون طلسمی } قوائے تناسل کی وجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگایئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے قیمت فیکس عہ

طلائی طلسمی پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہمارے اس طلا سے فایدہ اٹھایئے انشاء اللہ وہ اس کو مفید پایئے گے

سرمہ سلیمانی } آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فیتولہ ۱ر

سنون دندال } دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۱ر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ لیب گنڈہ ضلع دہلی

صحت کیسے حاصل کرنا

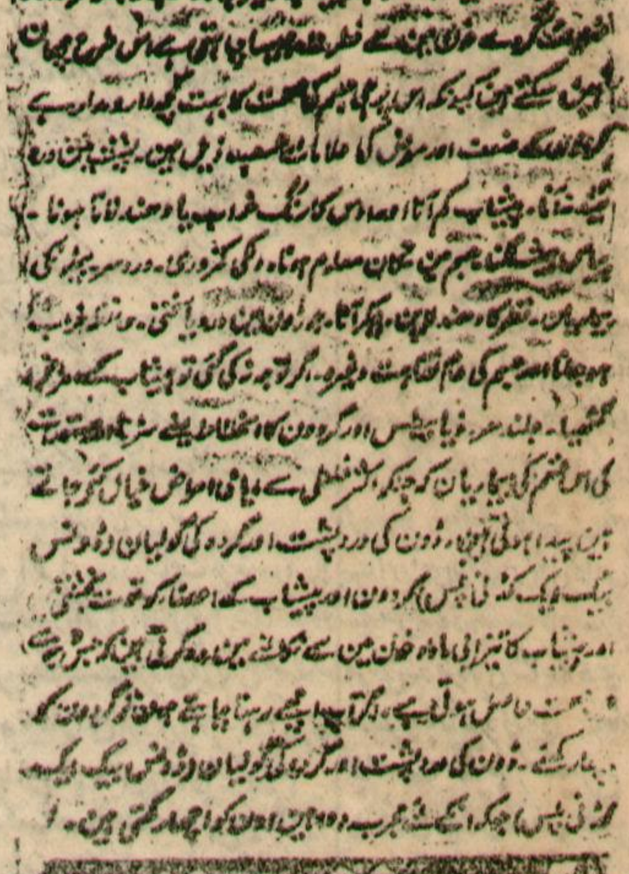

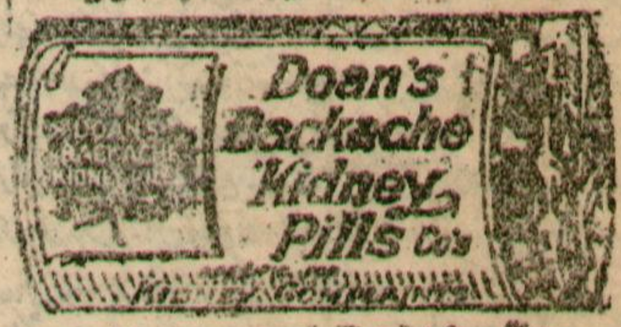

بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دیئے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس

لنڈن لنڈن لنڈن

کھجلانے سے آرام کرنا بہتر ہے؟

داد کا مرہم

اس کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی دور ہو جاتی ہے دو تین مراتب کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے جب دوا سے فایدہ نہ ہو تو اس کی آزمایش کیجئے دیکھیے مہاراجہ صاحب کیا لکھتے ہیں:۔

مہاراجہ کمار شریمان یکردشور سنگھ ضلع بہاگلپور سے لکھتے ہیں:۔

کہ یہ دوسرا اتفاق ہے۔ کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر کیا۔ جس سے میں نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ۶ ڈبیہ تک ۵ر ۱۲۔ ڈبیہ ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تار اچندوت

نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ